مشاہدات-706

ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درس رمضان المبارک 2025ء

درس نمبر 3

رمضان اور ہمارا مقصدِ پیدائش

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذّاریات:57)

کہ مَیں نے جن ّوانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

حضرت عائشہؓ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں عبادات کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور رمضان کے علاوہ دیگر ایام میں راتوں کو گیارہ رکعتوں سے زیادہ نوافل نہ پڑھتے تھے۔ مگر لَا تَسۡئَلۡ عَنۡ حُسۡنِھِنَّ وَطُوۡلِھِنَّ کہ تم ان رکعتوں کے حُسن اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو یعنی میرے پاس حضورؐ کی لمبی نمازوں کی خوبصورتی کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔

(بخاری کتاب الصوم)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

آج میرے درس کا عنوان ہے **"رمضان اور ہمارا مقصدِ پیدائش"**

رغبتِ دل سے ہو پابندِ نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو

سورۃ الذّاریات کی جس آیت کی درس کے آغاز میں مَیں نے تلاوت کی ہے اُس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کی تخلیق کی وجہ صرف اللہ کا عَبۡد بن کر رہنا ہے۔ عَبۡد، عبادت سے نکلا ہے جو اپنے اندر بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اِس کے معنوں میں اللہ کی بندگی، طاعت، پرستش کرنے اور نماز پڑھنے و دُعا کرنے کے ہیں۔ نیز لغات میں "عابِد" کے معنوں میں لکھا ہے۔ پرہیز گار اور متّقی۔ یوں ان معنوں کا اطلاق قرآن میں مذکور رمضان سے متعلقہ آیات میں بیان الفاظ "لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ" پر ہوتا ہے یعنی رمضان کی عبادات انسان کو حقیقی "عابِد" یعنی پرہیز گار اور متقی بنا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی عبادات اور حقوق اللہ و حقوق العباد بیان فرمائے ہیں وہ تمام کے تمام رمضان سے تعلق رکھنے والی عبادات اور حقوق اللہ و حقوق العباد میں جمع کر دی گئیں ہیں۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک انسان کو اپنے اللہ کا حقیقی عابد بننے کا بہترین موقع رمضان کے مبارک ایام ہیں جس میں تمام عبادات جمع کر دی گئیں ہیں۔ حقوق اللہ کے حوالے سے دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، اُس کی شکر گزاری، ذکرِ الٰہی، رضائے الٰہی، قربِ خداوندی، توبہ و استغفار، خشیتِ الٰہی، نماز، نوافل، روزہ، تلاوتِ قرآن وغیرہ یہ وہ عبادات ہیں جو حقوق اللہ کے زُمرہ میں رمضان میں کثرت سے بجا لائی جاتی ہیں۔ اور جہاں تک حقوق العباد سے تعلق رکھنے والی عبادات ہیں۔ مخلوقِ خدا سے ہمدردی، اُن سے محبت کا سلوک، ہدیہ و تحفہ دینا، انفاق فی سبیل اللہ، جود و سخا، صدقہ و خیرات و زکوٰۃ، خادموں اور مزدوروں سے حسنِ سلوک، یتامیٰ و کمزوروں سے حسنِ سلوک و احترام آدمیت اور امانت وغیرہ کا خیال رکھنا ہے۔

مخلوقِ خدا کے تعلق میں بعض بُرائیاں ایسی بھی ہیں۔ جن کو ترک کر کے انسان اشرفُ المخلوقات بن سکتا ہے۔ جیسے جھوٹ جسے اُمُّ الخبائث کہا گیا ہے، عیب جُوئی، تجسّس، دوسروں کو حقیر جاننا، زبان کی حفاظت، غیبت، چغل خوری، حسد، بُغض، کینہ، قطع تعلقی، تکبّر وانا اور بد دیانتی وغیرہ وغیرہ

ہاں مَیں اپنے درس کے عنوان "رمضان اور ہمارے مقصدِ پیدائش" کو آگے بڑھانے سے قبل ایک مثال سے سمجھانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوق پیدا کیا ہے اور انسان کو اِنسان نام اِس لئے دیا کہ دو اُنس یعنی دو محبتیں لئے ہوئے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی محبت اور دوم اُس کی مخلوق سے محبت اور سورۃ الذاریات کی آیت 57 میں انسان کو حقیقی عبد بننے کی جو تلقین کی گئی ہے اُس کا بہترین محل و موقع اور اصلاحِ احوال کا وقت رمضان ہی ہے اور اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ اِن تمام خوبیوں کے استعمال اور شو آف کرنے کا موقع رمضان ہے۔ جو اشرفُ المخلوقات کے علاوہ چرند پرند، کیڑے مکوڑے اور جانور وغیرہ میں نظر نہیں آتا کیونکہ رمضان کی مبارک گھڑیاں اُن کو میسر نہیں۔

الغرض ہر عملِ صالح جو رضائے الٰہی کے لئے سر انجام دیا جائے وہ اللہ کی عبادت ہے۔ کسی جگہ مہذب معاشرے کا قیام عبادت کہلاتی ہے' کہیں بنی نوع انسان کی بہتری اور بہبود کے لئے کوشش کرنا عبادت کہلایا' کہیں ناپ تول اور لین دین جیسے معاملات میں ایماندارانہ برتاؤ عبادت کہلایا۔ کہیں جنگلوں اور غاروں میں الگ تھلگ اس محبوب ازلی کی تلاش میں فاقہ مستی کو عبادت کا نام دیا گیا۔ عبادت کی حقیقت معبود کے رنگ میں رنگین ہونا ہے۔ عبادت کامل درجہ کی محبت، تعظیم نہایت تذلّل اور اطاعت کا نام ہے۔ عقلِ سلیم رکھنے والے ہر انسان کے لیے عابد بنا ہی حقیقی انسانیت ہے۔

حقوق اللہ کے تعلق میں عبادات میں سے سب سے اوّل تمام عبادات کی مغز نماز ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ قرار دیا۔ یعنی نماز دینِ اسلام کا ستون ہے۔ نیز اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤمِنِ فرمایا کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ پھر فرمایا۔ نماز ایک سواری ہے۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ وغیرہ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان)

پھر لکھا ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جن چیزوں کا حساب کتاب ہو گا اُن میں نماز ہے۔

حشر کے دن سے پہلے آئے گی میزان پر
دیکھنا پھر کس طرح بخشواتی ہے نماز

اب اِن تمام ارشاداتِ نبوی کا جائزہ لیں تو نماز کی اہمیت کے ساتھ ساتھ رمضان کی فضیلت اور برکات اُجاگر ہوتی ہیں۔ ایک طرف نماز کو دین، اسلامی معاشرے کے لئے ستون کا درجہ دے رہے ہیں جس طرح عمارت کی تعمیر میں ستون بہت کام دیتے ہیں اِسی طرح مذہب اسلام کی جو عمارت ہر انسان اپنے لئے تعمیر کرتا ہے اُس میں نماز کو ستون کے طور پر رکھنا چاہیے تب جا کر نماز مؤمن کے لئے معراج کا کام کرے گی۔ گویا نماز مؤمن کے لئے بلند مرتبہ کے ہے یا یوں کہہ لیں کہ نماز مؤمن کا وہ بلند مقام ہے جس سے اوپر کوئی مقام یا درجہ نظر نہیں آتا اور یہ ارفع و اکمل مقام ہمارے پیارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا جب آپؐ زندگی کے ہر موڑ پر نماز ادا کرتے نظر آئے۔ حتّٰی کہ آخری بیماری پر دو صحابہ کے کندھوں کے سہارے تشریف لا کر نماز باجماعت ادا فرمائی۔

حکم خدا یہ ہے کہ پڑھو مل کر پانچ وقت
افضل عبادتوں میں عبادت نماز ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"عبادت کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو روزانہ پانچ نمازوں کی ادائیگی بتایا ہے اور اِس بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ حکم فرمایا ہے بلکہ قرآن کریم کی ابتداء میں ہی یہ بتا دیا کہ ایک متّقی کی نشانی اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد یہ ہے کہ وہ باقاعدہ نماز کا حق ادا کرنے والا ہو اور نماز کا حق ادا کرنا کیا ہے؟ نماز کا حق یہ ہے کہ اُس کے مقررہ اوقات پر ادا کی جائے یعنی جہاں مسجد یا نماز سنٹرز ہوں وہاں جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ کسی دنیاوی کام کو کرنے کے لئے نمازوں کو جمع کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔" (خطباتِ مسرور جلد 6 صفحہ 164)

عبادات میں ایک نماز تہجد کی ہے جو رمضان المبارک کا ایک خاص حسن ہے۔ قرآن و احادیث میں اِس کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔ طوالت سے بچتے ہوئے نمازِ تہجد کی صرف ایک برکت کا ذکر کر دیتا ہوں جو سورۃ بنی اسرائیل آیت 79 میں بیان ہوئی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ راتوں کو نماز تہجد ادا کیا کرو جس کی بدولت تجھے مقامِ محمود عطا ہو گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نماز تہجد پڑھا کرو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ تم جنت میں داخل ہو گے۔

(ترمذی حدیث:2485)

ترمذی میں ہی مزید لکھا ہے کہ نوافل، نمازوں کے ارد گرد باڑ کا کام دیں گے۔ اگر نمازوں میں کچھ کمی رہ جائے گی تو نوافل سے اِس کمی کو دُور کیا جائے گا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازوں کے علاوہ بالخصوص رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی گہری محبت سے سرشار ہو کر بہت لمبی اور خوبصورت نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لیں۔"

(ملفوظات جلد2 صفحہ 182)

جہاں تک رمضان میں حقوق العباد کی ادائیگی کا تعلق ہے تو یہ بھی ایک وسیع باب ہے اوپر حقوق العباد کے تعلق میں ایک مؤمن کے جن اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے اور بعض بد اخلاقیوں سے رکنے کا ذکر ملتا ہے۔ یہ بھی ایک طویل مضمون ہے۔ درس چونکہ طول پکڑ رہا ہے اس لئے طوالت سے بچتے ہوئے جھوٹ کے حوالے سے یہ یاد رہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولتا ہے اور اس پر عمل کرنے سے پرہیز نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو ہرگز اس کی کوئی پروا نہیں وہ روزہ رکھ کر اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(بخاری کتاب الصوم)

گویا جھوٹ تمام بُرائیوں کی جڑ ہے اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں"

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد3 صفحہ 119)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوقِ خدا سے ہمدردی سے پیش آنے کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ رمضان میں مزدوروں سے کام ہلکا لیا کرو۔ پھر ایک حدیث میں لَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْعَلُ کے الفاظ بھی آتے ہیں کہ روزہ دار نہ تو فحش بکے اور نہ جہالت کی باتیں کرے۔

حضرت خلیفۃُ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"رمضان شریف تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے، رمضان شریف تمام عبادتوں کا ارتقاء ہے، **رمضان شریف انسان کو اس مقصد کی طرف لے جاتا ہے جس کی خاطر انسان کو پیدا کیا گیا ہے** یہ انسان کو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے اور اللہ کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس کے باوجود بڑے ہی بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور خالی ہاتھ اُس میں سے نکل جائیں۔ رمضان کی برکتوں میں سے ہو کے نکلیں لیکن یہ پانی ان کو چھوئے اور چکنے گھڑے کی طرح ویسے کے ویسے وہاں سے آگے چلے جائیں۔"

(خطبات طاہر جلد2 صفحہ 326-327)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود - جرمنی)

✿✿✿✿